فرانس میں حجاب پر پابندی کا جائزہ

غازی عبد الرحمن قاسمی*

حافظ حامد علی اعوان**

ڈاکٹر مقبول حسن گیلانی***

For the last few years a voice is being raised for legislation against "Hijab"in Europe. France, Belgium, Spain, Germany, etc are among these countries. However some European countries are silent about this matter. Most of the European countries, without interfering with the religious creeds of their citizens, consider the eastern people the equal citizens of their country maintaining the solidarity of their country, want to see the Muslims equal participants in the progress of the country. The general's concept of "Hijab" found in Europe at present is the main cause of restriction on "Hijab"in France and the grounds on which legislation was made against "Hijab" their critical analysis and the effects of this ban have been presented in this article.

مغربی دنیا مذہب سے اس قدر دور جاچکی ہے کہ ان کی اکثریت میں مذہب کے تقدس کا احساس ختم ہو چکا ہے ان کے لیے سب کچھ ان کی موجودہ تہذیب ہے جس نے ان کی مذہبی اقدار کو اس طرح ڈھانپ لیا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب بالخصوص اسلامی تعلیمات کو برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار نہیں ہیں۔

اہل یورپ کے نزدیک ان کے کلچر و تہذیب کا تقاضا ہے کہ اہل مشرق جو یورپ میں مقیم ہیں وہ اپنی اسلامی تہذیبی اقدار کو ترک کر کے ہمارے کلچر رہن سہن کو اپنائیں۔ بصورت دیگر یورپ میں مقیم بالخصوص خواتین کا باپردہ لباس نسلی منافرت میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔

*لیکچرار، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج ملتان، پاکستان

**لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، پاکستان

***پرنسپل، یونیورسٹی آف ایجوکیشن ملتان کیمپس، ملتان، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جن ترقی یافتہ مغربی ملکوں میں حجاب اور برقع پر پابندی عائد کی جا رہی ہے۔ ان ملکوں میں اسلام کی مقبولیت غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہے اور غیر مسلم مردوں کے ساتھ تعلیم یافتہ عورتیں خاصی تعداد میں اسلام قبول کر رہی ہیں اس لہر نے ان لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔ اس وقت خاص طور پر 11/9 کے حادثہ کے بعد دنیا کے سارے مذاہب اور نظریات پس منظر میں چلے گئے ہیں کوئی ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتا سب کی نظر اسلام پر مرکوز ہو گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات جن سے مسلمانوں کی انفرادیت اور امتیاز کا پتہ چلتا ہے اس کے خلاف بڑی دیدہ ریزی سے تحقیق کر کے اعتراضات کیے جا رہے ہیں۔ اور اس کا تعلق کسی نہ کسی طرح دہشت گردی، شدت پسندی سے جوڑا جا رہا ہے اور اس کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔

مغربی اقوام دنیا کے لہو لعب میں اس قدر محو ہو چکی ہے کہ یہ لوگ مذہب، خدا، انبیاء پر تمسخر سے اور توہین رسالت ﷺ سے بھی باز نہیں آتے۔ ایسی بیباک مغربی اقوام کے نزدیک مذہبی اقدار بے حقیقت ہو کر رہ گئی ہیں اور خصوصاً اسلامی اقدار ان کے نزدیک نا قابل برداشت ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کبھی مسجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی کی بات ہوتی ہے بلکہ سوئٹزر لینڈ میں مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔[1] اور کبھی حجاب و نقاب اور برقع کے خلاف مذمتی قراردادیں پیش کی جا رہی ہیں۔ اور ہالینڈ کی پارلیمنٹ سے اٹھنے والی اسلام اور امیگریشن مخالف آوازیں اس کا ثبوت ہیں۔[2]

کیا آج کے اس جدید دور میں کسی ترقی یافتہ قوم سے ایسی توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ حجاب اور برقعہ کو موضوع بنائے اور لباس انسانیت و شرافت پر پابندی عائد کرنے کے لئے قانون سازی کرے اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر قید کی سزا متعین کرے۔؟

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک وقت تھا جب لوگ غاروں میں رہتے تھے ، تہذیب وتمدن سے سے دور تھے۔ ان کے سماج میں شرم وحیاء اور عصمت وعفت کا کوئی تصور نہیں تھا کیا اب اس ترقی یافتہ دور میں وہی ماحول پیدا کرنے کی کوشش ہے ؟ اور ترقی یافتہ قومیں اسی تمدن کی طرف واپس لوٹ رہی ہیں۔؟

اگر یہ خیال غلط ہے تو پھر یہ سوال ابھرتا ہے کہ آج کی مادی وسائنسی ترقی کے دور میں کیا حجاب اور برقعہ جو مسلمانوں کا شریفانہ لباس ہے وہ موضوع بحث بننے کی چیز ہو سکتی ہے۔؟ کیا دنیا کی کسی مہذب اور روادار قوم اور حکومت کو اس کا حق ہے کہ ملک کا آزاد شہری کیا پہنے کیا کھائے اور کس مذہب اور نظریہ کی اتباع کرے۔؟ کیا اسی کا نام رواداری و شخصی آزادی اور جمہوری برابری ہے۔؟

شعائر اسلام اور اسلامی تہذیب کی کشش کا خوف ہے جو تیزی سے یورپی معاشرے میں اپنے اثرات ونفوذ کا دائرہ وسیع کرتا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے برقعہ اور حجاب ان ترقی یافتہ قوموں کی عریاں دم توڑتی تہذیب کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یورپ میں کچھ عرصہ سے حجاب کے خلاف قانون سازی کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ جن میں فرانس ، بیلجیم ، اسپین ، جرمنی وغیرہ شامل ہیں۔ تاہم بعض یورپ کے ممالک اس معاملہ میں خاموش ہیں۔ یورپ کی بیشتر حکومتیں اپنے شہریوں کے مذہبی عقائد میں دخل اندازی کئے بغیر اہل مشرق (مسلمان شہریوں) کو مملکت کا برابر کا شہری سمجھتے ہوئے ملک کی یکجہتی کو قائم کرکے ملکی ترقی میں مسلمانوں کو برابر کا شریک دیکھنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ اس وقت یورپ میں حجاب کے حوالہ سے جو تاثر ہے اس کا اجمالی تذکرہ کرتے ہوئے فرانس نے جن بنیادوں پر حجاب کے خلاف قانون سازی کی ہے اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

برطانیہ کا حجاب کے بارے میں موقف:

برطانیہ میں حجاب پر پابندی نہیں ہے۔اور نہ ہی اس کا امکان ہے۔برطانیہ کا کہنا ہے کہ اِس بات کا امکان بہت ہی کم ہے کہ وہ فرانس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مسلم خواتین کے نقاب پہننے پر پابندی عائد کرے۔

برطانیہ میں امیگریشن کے وزیر"ڈیمین گرین"نے اخبار"سنڈے ٹیلیگراف"کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

"کہ لوگوں سے یہ کہنا ہے وہ عام مقامات پر کیا پہنیں اور کیا نہ پہنیں، برطانوی اصولوں کے خلاف ہے اور یہ روایتی برداشت اور معاشرے میں باہمی احترام کی اقدار کے بھی منافی ہے"ڈیمین گرین نے مزید کہا"کہ ایسے مواقع آتے ہیں جہاں کسی کا چہرہ دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔"لیکن انہوں نے اس چیز کی بھی وضاحت کی"اس بات کے امکانات بہت کم ہیں، کہ برطانوی پارلیمان اس حوالے سے کوئی قانون پاس کرے کہ لوگ کیا پہنیں اور کیا نہیں۔؟"[3]

اور اسی قسم کا جواب امریکی صدر باراک اوبامہ نے دیا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کا بھی امریکا میں حجاب پر پابندی لگانے کا ارادہ ہے؟

تو صدر باراک اوباما نے کہا:

"In the United State our basic attitude to tell people what to wear is that we're not going"

"یونائیٹڈ اسٹیٹ میں ہمارا رویہ یہ نہیں کہ ہم لوگوں کو بتائیں کہ انہیں کیا پہننا ہے۔"[4]

بیلجیم میں حجاب پر پابندی:

بیلجیم کی پارلیمنٹ نے عوامی مقامات پر برقعہ پہننے پر پابندی عائد کر دی ہے بیلجیم کی پارلیمنٹ میں رائے شماری میں ایک سو چونیتس ارکان نے برقعہ پر پابندی کے حق میں ووٹ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دیا جبکہ مخالفت میں ایک بھی ووٹ نہیں آیا۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والے پر پندرہ سے پچیس یورو جرمانہ عائد کیا جائے گا جبکہ سات دن قید بھی ہو سکتی ہے۔ آج نیوز کے مطابق بلجیم میں نقاب پر پابندی کا بل پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ ایوان زیریں سے منظوری کے بعد اب یہ بل حتمی قانون سازی کے لئے سینیٹ میں پیش کیا جائے گا۔ ایوان میں بل پیش کرنے والے رکن پارلیمنٹ "باسکولائن" کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد کسی مذہب پر حملہ کرنا نہیں بلکہ یہ اقدامات کا مظہر ہے کہ بیاجد ر ۔یم خواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتا ہے۔[5]

اسپین میں حجاب پر پابندی:

طویل عرصے تک مسلمانوں کے زیرِ حکومت رہنے والے ملک اسپین میں بھی حجاب پر پابندی کے بارے میں بحث ومباحثے جاری ہیں چنانچہ اس کے دو بڑے شہروں میں پابندی عائد کی جا چکی ہے۔

اسپین کے شہر میں برقع پر پابندی کا قانون منظور کر لیا گیا ہے، جس کے بعد خواتین عوامی مقامات پر برقع نہیں پہن سکیں گی۔ اس فیصلے کے نتیجے میں "لیڈا" اسپین کا پہلا شہر بن گیا ہے جہاں برقع پہننے پر مکمل پابندی ہے۔ واضح رہے کہ لیڈا کی تین فیصد آبادی مسلمان ہے جبکہ اسپین میں مسلمانوں کی کل آبادی تقریباً دس لاکھ ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق اسپین کے لیڈا ٹاؤن کے حکام نے خواتین کو پردہ نہ کرنے کے قانون پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ لیڈا میونسپل نے رواں برس جون میں برقعے اور حجاب پر پابندی کا قانون پاس کیا تھا۔[6]

اسپین کے دوسرے بڑے شہر "سلو ا" میں حجاب پر پابندی کا فیصلہ کر لیا گیا اور اس کا اطلاق موسم گرما کے بعد سے ہو گا۔ "سلو ا" کی بلدیہ کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ عوامی مقامات پر برقعہ، نقاب یا حجاب پہننے پر پابندی ہو گی۔ اس پابندی کا اطلاق رواں سال موسم گرما کے بعد سے ہو گا۔[7]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فرانس میں حجاب پر پابندی:

فرانس میں حالیہ چند سالوں سے حجاب کے خلاف جو تحریک چل رہی تھی وہ قانونی شکل اختیار کر گئی ہے۔پہلے یہ پابندی صرف تعلیمی اداروں تک محدود تھی اور اسے سکول ،یونیفارم اور ڈسپلن کی خلاف ورزی قرار دیا گیا،لیکن اب اس پر عمومی طور پر پابندی لگادی گئی ہے۔جس کا نفاذ اا،اپریل2010سے کر دیا گیا ہے۔

برقعہ پر پابندی سے متعلق بل کا مسودہ فرانسیسی وزیر قانون وانصاف "مائیکل ایلیٹ مرئی "نے اجلاس میں پیش کیا تھا۔ اور جس کی کابینہ نے اتفاق رائے سے منظوری دے دی۔[8]اس وقت فرانس میں مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد رہائش پذیر ہے ۔فرانس کی وزارت داخلہ کے مطابق فرانس جہاں یورپی ممالک کے مقابلے میں سب سے زیادہ مسلمان رہائش پذیر ہیں اور انیس سو خواتین برقع پہنتی ہیں۔[9]مسلمانوں کے شدید تحفظات کے باوجود فرانس میں حجاب پر پابندی کا قانون نافذ کر دیا گیا۔پیرس میں نئے قانون کے خلاف احتجاج کرنے والے ساٹھ سے زائد افراد کو حراست میں لیا گیا۔نئے قانون کے تحت عوامی مقامات اور عدالتوں میں چہرہ چھپانے پر پابندی عائد کی گئی ہے ۔ایسا کرنے والے کسی بھی عورت کو پولیس اسٹیشن بلا کر نقاب اتارنے کو کہا جائے گا۔اور حکم عدولی پر ڈیڑھ سو یورو جرمانہ کیا جائے گا۔[10]اور اگر کسی مرد نے کسی مسلم خاتون کو برقعہ پہننے پر مجبور کیا یا اِس کی ترغیب بھی دی تو ایسا کرنے والے کو ایک سال قید اور پندرہ ہزار یورو جرمانے لگانے کا بھی قانون پاس کر لیا گیا ہے۔[11]

فرانس کا شہریت دینے سے انکار:

بلکہ فرانس کی حکومت نے ایک غیر ملکی شخص کو اس بنیاد پر شہریت دینے سے انکار کر دیا ہے جس نے اپنی بیوی کو زبردستی نقاب پہننے کا حکم دیا تھا۔اس آدمی کی موجودہ شہریت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے بارے میں نہیں بتایا گیا ہے لیکن وہ فرانس میں طور مستقل پر اپنی فرا [illegible] ی بیوی کے ساتھ رہائش پذیر ہونے کے لیے شہریت چاہتا تھا۔

امیگریشن کی وزیر "ایرک بسون" کا کہنا ہے:

> " کہ شہریت دینے سے اس لیے انکار کیا گیا ہے کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کی آزادی پر پابندی لگانے کی کوشش کی تھی اور اسے چہرہ ڈھانپنے والے نقاب کے بغیر گھر سے باہر آنے جانے کی اجازت نہیں تھی۔" ایک بیان میں انھوں نے کہا کہ "منگل کو ایک ایسے آدمی کی شہریت کی درخواست کو مسترد کرنے کے حکم نامے پر دستخط کیے تھے جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے اپنی بیوی حکم دیا تھا کہ وہ سر سے پاؤں تک کا برقع پہنے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "تحقیقات اور انٹرویو کے دوران معلوم ہوا کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو مجبور کیا تھا کہ مکمل اسلامی نقاب پہنے اور چہرہ ڈھانپے بغیر گھر سے باہر آنے جانے کی آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔" ایرک بسون نے شہریت روکنے کے حکم نامے پر دستخط کرنے کے بعد حتمی منظوری کے لیے وزیر اعظم کے پاس بھیج دیا ہے۔[12]

فرانس کے صدر نکولس سرکوزی کے بیانات:

فرانس کے صدر نکولس سرکوزی نے ملک کی قومی شناخت کے حوالے سے سرکاری افسروں، اساتذہ' طلبہ اور ان کے والدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا :

> " کہ نہ تو برقع یا حجاب مذہبی علامت ہے اور نہ ہی اس سیکولر ملک میں اس کے لیے کوئی گنجائش ہے۔"[13]

صدر نکولس سرکوزی نے پارلیمینٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے برقع کے بارے میں اس طرح اظہار خیال کیا:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"ہم اپنے ملک میں خواتین کو جال کے پیچھے قید نہیں دیکھ سکتے، جس میں وہ معاشرے سے منقطع ہوں اور ہر قسم کی شناخت سے محروم ہوں۔ یہ جمہوریہ فرانس کا خواتین کے وقار کا نظریہ نہیں ہے۔ برقع مذہب کی علامت نہیں ہے یہ حکم برداری کی علامت ہے، اس کو فرانس کی سرزمین پر خوش آمدید نہیں کیا جائے گا۔"[14]

فرانس کے صدر کے مذکورہ بالا بیانات بڑی وضاحت سے ان کے موقف کو بیان کر رہے ہیں۔

فرانس میں حجاب پر پابندی کی وجوہات:

چہرے کے حجاب پر پابندی کے خلاف جو مذمتی قرار داد منظور ہوئی اور جو فرانس کے صدر نکولس سرکوزی نے پردے کے خلاف دلائل اور وجوہات پارلیمنٹ میں بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

❶ چہرہ کا پردہ فرانس کی اقدار کے خلاف ہے اور اس سے فرانسیسی ثقافت کی توہین ہوتی ہے۔ قرارداد کے مطابق اسلامی پردہ سے مرد اور عورت کی تفریق ہوتی ہے۔[15]

❷ عورتوں کی آزادی چھین کر انہیں قیدی بنا دینے کے مترادف ہے۔

❸ پردہ عورتوں کو غلام اور مجبور بنا کر رکھ دیتا ہے۔

❹ یہ عورتوں کو زبردستی فرمانبردار اور تابعدار بنا دینا ہے۔

❺ پردہ عورتوں کو ان کی بنیاد سے ہٹا دیتا ہے۔ سماجی زندگی سے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

❻ عورتوں کو ان کی شناخت سے محروم کر دیتا ہے۔

❼ عورتوں کو کپڑے میں ملفوف کر کے ان کے چہرے چھپا دیتا ہے۔ عورتوں سے ان کا وقار چھین لیتا ہے۔[16]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فرانس میں حجاب پر پابندی کے جو دلائل اور وجوہات بیان کی گئی ہیں ان کو تین نکات کی صورت میں تقسیم کر کے پھر ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

❶ چہرہ کا پردہ فرانس کی اقدار کے خلاف ہے اور اس سے فرانسیسی ثقافت کی توہین ہوتی ہے۔

جائزہ:

فرانس کا چہرے کے حجاب پر پابندی لگانا محض اس لیے کہ اس سے فرانسیسی ثقافت کی توہین ہوتی ہے اس پر غور کرنے سے پہلے اس بات کا جائزہ لینا ہو گا کہ یورپ کا قانون مذہبی آزادی کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

یورپی کنونشن برائے تحفظ حقوق انسانی

(European Convention for the protection of Human Right, 1950)

کے آرٹیکل نمبر ۹ کے مطابق:

۱۔ خیال وضمیر اور مذہب کی آزادی کا ہر ایک کو حق ہے۔اس حق میں مذہب اور عقیدے کی تبدیلی بھی ہے اور یہ آزادی یا تو تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل کر جلوت اور خلوت میں ہر ایک کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ اپنے مذہب،وعقیدہ،عبادت،تعلیمات،معمولات،رسموں اور رواجوں کو کھلے بندوں ظاہر کر سکے۔

۲۔ مذہب یا عقیدہ کو ظاہر کرنے کی آزادی ایسی تحدیدات کی پابند ہو گی جو قانون نے وضع کی ہیں ۔اور ایک جمہوری معاشرے میں عوامی امن وامان ،صحت واخلاق یا دوسرے کے حقوق اور آزادیوں کے لیے ضروری ہے۔[17]

یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں قانون کے پروفیسر ڈاکٹر محمد افضل کہتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"یورپ اور امریکہ میں آئین کی بنیاد مذہبی آزادی پر ہے اور نجی زندگی میں مسلمانوں کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلامی عقائد کے مطابق گزاریں، لیکن وہ عقیدے کی بنیاد پر ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے جو آئین سے متصادم ہو۔"[18]

جب یورپی قانون میں مذہبی آزادی موجود ہے ہر شخص اپنے مذہب وعقیدے کے مطابق عمل کرنے میں نہ صرف آزاد ہے بلکہ عقیدہ کی تبدیلی کا بھی حق رکھتا ہے تو پھر مسلمانوں کے لیے حجاب پر پابندی کیا ان کی مذہبی آزادی میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف نہیں ہے۔؟

رہا یہ سوال کہ حجاب فرانس کی ثقافت کے خلاف ہے؟ فرانس کے اس موقف کا جائزہ لینے سے قبل اس بات کو سامنے رکھنا ضروری ہے کہ کہ ہر تہذیب کے پیچھے ایک فکر ہوتی ہے۔ اور اس فکر پر ایک نظام قائم ہوتا ہے اور اس نظام کے جملہ اجزا اس فکر کو تقویت دیتے ہیں۔ ایسے اجزاء اس نظام میں نہیں ٹھہر سکتے جو اس کی بنیادی فکر سے ہم آہنگ نہ ہوں۔ یا تو یہ اجزاء تقویت پاکر آہستہ آہستہ اس فکر کو مردہ بنادیں گے۔ یا پھر اس تصادم میں خود مردہ ہو جائیں گے۔ فکر و نظام کے اس عملی مظہر کو " تہذیب" کہا جاتا ہے گویا یہ نظریہ و عمل کے اشتراک ہی کی ایک صورت ہوتی ہے۔

موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد مادہ پرستی(Materialism) پر ہے۔ اس میں مذہب کی بنیادی تعلیمات (خوف خدا، فکر آخرت وغیرہ) کی بجائے صرف اسی کام کو وقعت دی جاتی ہے جو مادی اعتبار سے مفید ہو۔ گویا افادیت پسندی (Utilitarianism) اس تہذیب کی روح ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مغربی تہذیب ایک بالغ شخص کو کھلی چھٹی دینے کی قائل ہے۔ وہ اخلاقی قدروں کی پامالی اس کا حق آزادی شمار کیا جاتا ہے۔ اور حلال و حرام کی پروا کیے بغیر مال کمائے تو یہ اس کا معاشی حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ عورت، مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تو یہ اس کا تمدنی حق سمجھا جاتا ہے۔اور مرد و عورت بے راہ روی پر اتر آئیں تو یہ ان کا جنسی حق تسلیم کیا جاتا ہے۔معاشرے کی اکثریت اپنی کسی لذت اور خواہش کی تکمیل کے لیے ایک ناجائز کام کو جائز کرانا چاہے تو یہ حق جمہوریت کی رو سے ممکن ہے۔[19]

مغربی تہذیب کی انہی فکری بنیادوں پر جب عمل درآمد ہوا تو معاشرے میں بے شمار بگاڑ پیدا ہوئے ،اور یہ بات واضح ہے کہ جب خواہشات کی تکمیل کے لیے اخلاقی و مذہبی پابندیوں کی رعایت نہ کی جائے تو پھر معاشرہ میں جو انارکی پھیلے گی اس کا تصور ہی لرزا دینے والا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مغرب میں خاندانی ادارہ تباہ ہو چکا ہے۔نوجوانی میں تو عیش کی جاسکتی ہے مگر بڑھاپے میں اپنی سگی اولاد بھی اولڈ ہاؤس چھوڑ آتی ہے۔خاندانی نظام کی تباہی کی وجہ سے عورت کو اپنا معاش خود تلاش کرنا پڑ تا ہے۔

اسلامی تہذیب میں عورتوں کو سہولیات اور حقوق دیے گئے ہیں وہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہیں۔یورپ میں اس وقت جو اسلام کو پذیرائی مل رہی ہے بالخصوص عورتوں کی اسلام کی طرف رغبت نے ان کو پریشان کر دیا ہے،اور اسلام کی مقبولیت سے وہ بے حد خائف ہیں۔چنانچہ مستقبل میں انہیں سیاسی حلقوں پر اپنی گرفت کمزور پڑتی نظر آ رہی ہے۔اس لیے وہ اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تہذیب و ثقافت کی آڑ میں اسلام کے بارے میں غلط اور بے بنیاد باتیں عام کر رہے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی،فرانس میں حجاب و نقاب اور برقع کے خلاف قانون سازی اور ہالینڈ کی پارلیمنٹ سے اٹھنے والی اسلام اور امیگریشن مخالف آوازوں پر مغربی آئین کے ایک ماہر پروفیسر کا تبصرہ پڑھیے۔

جرمنی کے شہر نیورمنبرگ میں قائم"ایرلنگن"یونیورسٹی میں اسلام اور مغربی آئین کے ایک ماہر،پروفیسر"ماتھیاس روہ"لکھتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

" کہ ان اقدامات کا اسلام اور مغرب کے درمیان تعلقات پر یقیناً منفی اثر ہو رہا ہے، لیکن یہ اقدامات اکثریت کی نہیں بلکہ ایک ایسی قدامت پسند اقلیت کی سوچ کی ترجمانی کرتے ہیں جو یورپ میں اسلام کے کردار کے بارے میں بعض حلقوں کے شکوک وشبہات کو سیاسی مفاد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔"[20]

اور مغربی ممالک میں اسلام اور مغربی آئین کے بعض ماہرین کا کہنا ہے:

"کہ مسلمان مغرب میں سماجی دھارے کا حصہ یقیناہیں۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ مسلم دنیا اور مغربی ممالک میں سیاسی اور معاشی مسائل کی طرف عوام اور حکمرانوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے مذہب کی زبان کا سہارا نہ لیا جائے، کیونکہ ایسی سوچ عوام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے بجائے ان میں انتشار پیدا کرتی ہے جو موجودہ مسائل کے حل کے بجائے بہت سے نئے مسائل کو جنم دیتی ہے۔"[21]

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرانس میں حجاب پر پابندی ثقافت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثقافت کی آڑ میں سیاسی مفاد ہے اور اگر یہ مفروضہ تسلیم کر لیا جائے کہ حجاب پر پابندی سے مقصود یکسانیت پیدا کرنا ہے ۔ تو اس کے جواب میں، مغربی ممالک کے بعض ماہرین کی یہ رائے وزن رکھتی ہے کہ ایسے اقدامات سے عوام ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہو گی بلکہ ان میں انتشار بڑھے گا جو کہ موجودہ مسائل کو حل کرنے کی بجائے نئے مسائل پیدا کرے گا۔

اور جن حلقوں میں اسلام کے کردار کے بارے میں شکوک وشبہات ہیں ان کے حل کے لیے مسلمانوں سے ان کی رائے لی جائے۔ اسی نکتہ کو بیان کرتے ہوئے یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں قانون کے پروفیسر ڈاکٹر محمد افضل کہتے ہیں:

" اسلامی قوانین دراصل کیا ہیں اور مسلم اقلیتی ممالک میں ان کا دائرہ کار کیا ہے؟ اس کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ مغرب سے مسلمانوں کی ایک

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

متحد آواز سامنے آئے جو سب کے لیے ان سوالوں کے جواب دے سکے۔"[22]

ڈاکٹر افضل نے اس نکتہ کو بہت اچھے طریقہ سے اٹھایا کہ اسلامی قوانین کی وضاحت کے لیے مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کی متحدہ آواز آئے تو اسلام کے حوالہ سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات ختم ہو سکتے ہیں مگر یہ تو تب ہے جب مسلمانوں سے اس بارے میں استفسار ہو جہاں ان کے جذبات اور تحفظات کو نظر انداز کر کے فیصلہ سنا دیا جائے تو وہاں ان کے موقف کو کون سنے گا؟

❷ اسلامی پردہ سے مرد اور عورت کے درمیان فرق ہوتا ہے۔

جائزہ:

فرانس کا حجاپابندی کی قرارداد میں یہ موقف اختیار کر . ماکہ اسلامی پردہ سے مرد اور عورت کی تفریق ہوتی ہے۔اس کا جائزہ لینے سے قبل یہ بات دیکھ لی جائے کہ اسلام، مرد وعورت کے درمیان ہر معاملہ میں تفریق کا پہلو سامنے رکھتا ہے یا اس نے مساوات کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔اور تفریق ومساوات کا پس منظر کیا ہے۔؟

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ طلوع اسلام سے قبل عورت جن مصائب ومشکلات کا شکار تھی وہ ایک تاریخ کا دردناک اور المناک پہلو ہے۔[23] اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا وہ اسے کسی مذہب اور تہذیب نے عطا نہیں کیا۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس نے مرد وعورت میں بلا امتیاز مساوات کا حکم دیا ہے۔ تاہم بہت سارے مقامات پر مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کا لحاظ کیا گیا۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ))[24]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"بے شک عورتیں مردوں کی نظیر ہیں۔"

اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ابن قیمؒ(م751ھ) لکھتے ہیں:

أن النساء والرجال شقيقان ونظيران لا يتفاوتان ولا يتباينان في ذلك وهذا يدل على أنه من المعلوم الثابت في فطرهم أن حكم الشقيقين والنظيرين حكم واحد۔۔۔ وإعطاء أحدهما حكم الآخر[25]

"بے شک عورتیں اور مرد حضرات دونوں ایک دوسرے کی نظیر ہیں جن میں کوئی فرق نہیں اور اس حدیث نے اس بات پر بھی دلالت کی ان کی فطرت سے جو چیز ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ان دونوں نظیروں کا حکم ایک ہے اور ان میں سے ایک کو حکم کرنا، دوسرے کا بھی حکم ہو گا۔"

حافظ ابن حجرؒ(م852ھ) لکھتے ہیں:

والنساء شقائق الرجال في الأحكام الا ما خص[26]

"اور عورتیں مردوں کی مثل ہیں احکام میں، مگر وہ احکام جن کی تخصیص کی گئی ہے۔"

علامہ ابن نجیمؒ(م970ھ) لکھتے ہیں:

أن كل حكم ثبت للرجال ثبت للنساء لأنهن شقائق الرجال إلا ما نص عليه[27]

"بے شک ہر وہ حکم جو مردوں کے لیے ثابت ہو وہ عورتوں کے لیے بھی ثابت ہو گا اس لیے کہ عورتیں، مردوں کی مثل ہیں سوائے اس حکم کے جس کے بارے میں صراحت آجائے۔"

علامہ شامیؒ(م1252ھ) لکھتے ہیں:

لأن النساء شقائق الرجال في التكاليف[28]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"عورتیں احکام شرعیہ کے مکلف ہونے میں مردوں کی نظیر ہیں۔"

مذکورہ بالا تشریحات سے معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کے مکلف ہونے میں مرد و عورت میں مساوات ہے۔ چنانچہ قرآن وسنت میں جہاں مردوں کو خطاب کیا گیا ہے تو وہ عورتوں کو بھی شامل ہو گا۔ مگر جب کوئی ایسی دلیل آجائے جو اس حکم کا عورتوں کے ساتھ خاص ہونا بیان کر دے تو پھر وہ حکم عورتوں کے ساتھ ہی خاص ہو گا۔

چنانچہ شیخ عطیہ بن محمد سالمؒ(م1420ھ)"النساء شقائق الرجال"کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وكل ما شرع للرجل فهو مشروع للمرأة إلا ما جاء تخصيص المرأة به، ومن الأحكام التي تشمل الرجل والمرأة على حد سواء أحكام الحج، فالحج هو نصيب المرأة من الجهاد، وكل ما شرع للرجل في الحج فهو للمرأة كذلك إلا ما جاء استثناؤها فيه كاللباس والاضطباع والرمل والإسراع بين الصفا والمروة والحلق ونحو ذلك مما ينافي حشمة المرأة ووقارها وخلقتها التي خلقها الله عليها[29]

"اور ہر وہ چیز جو مرد کے لیے مشروع کی گئی ہے وہ عورتوں کے لیے بھی مشروع ہے مگر یہ کہ عورتوں کے ساتھ اس کے حکم کے خاص ہونے پر کوئی دلیل ہو،اور ان احکام کی مثال جو مردوں اور عورتوں دونوں کو ایک ہی طریقہ سے شامل ہیں ، ان میں سے حج کے احکام ہیں ۔حج جہاد سے عورت کا حصہ ہے اور ہر وہ طریقہ جو مشروع کیا گیا مرد کے لیے حج میں وہ عورت کے لیے بھی ہے مگر وہ امور جن میں عورتوں کے لیے مردوں سے حکم کا استثناء کر لیا گیا مثلاً حج کا لباس،اضطباع،رمل،صفا و مروہ کے درمیان تیز چلنا اور حلق اور اسی طرح کے وہ کام جو عورت کی شان و شوکت اور احترام کے منافی ہیں ۔اور اس تخلیق کے منافی ہیں جن پر اللہ تعالی نے عورتوں کو پیدا کیا۔"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لہذا معلوم ہوا کہ جو احکامات مردوں کے لیے شرعا ثابت ہیں بالکل وہی احکامات عورتوں کے لیے ثابت ہیں۔ لیکن وہ احکامات جو شرعی نصوص کے ذریعے کسی ایک کے لیے مخصوص کر دیے گئے ہوں تو انہیں اس قاعدہ اور کلیہ سے مستثنی قرار دیدیا جاتا ہے۔

شریعت مطہرہ میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں جن میں مرد و عورت کو برابری کا درجہ دیا گیا ہے۔

مال و دولت کی محبت اور اس کی ملکیت کی خواہش میں دونوں برابر ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾[30]

"اور بے شک وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔"

انسانی تکریم میں بھی مرد و عورت برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾[31]

"اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی۔"

شیطان کے فتنہ سے بھی دونوں کو یکساں طور پر خبردار کیا گیا۔

جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾[32]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"اے آدم کی اولاد! تمہیں شیطان نہ بہکائے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دیا ان سے ان کے کپڑے اتروائے تاکہ تمہیں ان کی شرمگاہیں دکھائے وہ اور اس کی قوم تمہیں دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنادیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔"

اور اس لحاظ سے بھی مرد و عورت کو برابری کا درجہ عطا کیا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کو دونوں کے لیے یکساں طور پر بھیجا گیا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾[33]

"اے آدم کی اولاد! اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں سنائیں پھر جو شخص ڈرے گا اور اصلاح کرے گا ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔"

اور اس کے علاوہ دونوں میں یہ مساوات بھی پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں سے ایک ساتھ عہد لیا۔

جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴾[34]

"اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہے ہم اقرار کرتے ہیں کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر نہیں تھی۔"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور حق زندگی میں بھی مرد و عورت میں مساوات پائی جاتی ہے۔زمانہ جاھلیت میں جب کسی شخص کے ہاں بیٹی ہوتی تو اس کی جو حالت ہوتی قرآن کریم منظر کشی کرتے ہوئے اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾[35]

"اور جب ان میں سے کسی کی بیٹی کی خوشخبری دی جائے اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غمگین ہوتا ہے اس خوشخبری کی برائی باعث لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے آیا اسے ذلت قبول کر کے رہنے دے یا اس کو مٹی میں دفن کر دے دیکھو کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔"

قبل از اسلام نہ جانے کتنی معصوم جانوں کو زندہ دفن کیا گیا۔مگر جب اسلام کا ظہور ہوا تو زمانہ جاہلیت کے اس فعل قبیح کی مذمت کرنے کے لیے اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا:

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾[36]

"اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اس کو کس گناہ کی بنا پر قتل کیا گیا تھا؟"

اسلام شرعی تکلیف اور جزائے اخروی میں بھی مرد و عورت کے درمیان مساوات قائم کرتا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾[37]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو۔"

اور اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾ [38]

"اور جو کوئی اچھے کام کرے گا مرد ہے یا عورت درآنحالیکہ وہ ایماندار ہو تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور (کی گٹھلی) کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔"

شرعی حدود اور سزاؤں میں بھی مرد و عورت کے مساوات کا پہلو اختیار کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَاۗءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [39]

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ بات واضح ہوئی کہ اسلام نے مرد و عورت کے درمیان بہت سے امور میں مساوات کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور جن امور میں مرد و عورت کے درمیان فرق ہے، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ مثلا

۱۔ مرد کے لیے طلاق کا اختیار
۲۔ تعدد ازواج کی اجازت
۳۔ گواہی میں فرق
۴۔ وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہونا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۔ عورتوں کے لیے مطلقہ اور بیوہ ہونے کی صورت میں عدت

٦۔ زیب وزینت اور لباس میں فرق۔

ان امور میں شریعت نے جو فرق کیا ہے اس کی تفصیل قرآن وحدیث وکتب فقہ میں موجود ہے۔ مگر واضح رہے کہ ان احکام میں جو فرق ہے اس میں بھی مقصود عورت کا احترام اور توقیر ہے نہ اس کی تذلیل اور تحقیر مقصود ہے۔ جیسا کہ شیخ عطیہ بن محمد سالمؒ کا قول ماقبل میں ذکر کیا گیا۔

لیکن اس مقام پر، صرف مرد وعورت کے لیے زیب وزینت اور لباس میں فرق کو واضح کیا جائے گا کہ شریعت نے اس میں مسئلہ میں فرق کیوں کیا۔؟

عورت کی جسمانی ساخت میں نزاکت اور کشش مردوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے جو بہت سے فتنوں کا سبب اور ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس لیے کہ عورتوں کی محبت اور دل میں ان کی طرف خواہش فطرت کا تقاضا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ ﴾[40]

"لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے جیسے عورتیں۔"

اور خاص طور پر جب عورت بے حجاب ہو تو پھر شیطانی خیالات اور برے وسواس جنم لینا شروع کرتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ))[41]

"عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطانی صورت میں پیٹھ پھیرتی ہے پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اس سے جو خیال دل میں آیا تھا وہ لوٹ جائے گا۔"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور جب عورت "حجاب" میں باہر آئے گی تو ہر دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ شریف اور عفیفہ عورتیں ہیں۔ اوران کے بارے میں منفی سوچ سے وہ نہ صرف بچے گا بلکہ ان کے بارے میں غلط تاثر قائم کرکے ستانے کی یا اخلاق سے گری حرکت کرنے کی جرات بھی نہ کر سکے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ﴾ [42]

"اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی۔"

عورت کا حسن و جمال اور زیب وزینت کی نمائش، بے باکانہ چھل پہل مردوں کے جذبات میں شورش اور دل ودماغ میں غلط قسم کی سوچیں پیدا کرتی ہے، جس سے وہ غلط راستوں کی طرف جانکلتا ہے۔ تو شریعت نے اس کے لیے "تبرج جاهلیہ" کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے پابندی لگائی۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾[43]

"اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو۔"

چونکہ ان احکامات سے مقصود عورت کی ہی عزت وآبرو کا تحفظ ہے لہذا اس لیے عورتوں کے لیے اس قسم کا لباس اور زینب وزینت کا حکم دیا گیا جس سے اس کی عزت وآبرو کا تحفظ رہے۔ جو شخص غیر جانبدار ہو کر ان حقائق کو سامنے رکھے گا وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ لباس اور زیب وزنیت کے معاملہ میں مرد وعورت کے درمیان فرق کا ہونا خود اس کے حق میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بہتر ہے۔ لیکن اگر مرد و عورت کے درمیان ہر وہ فرق جو شریعت نے کیا ہے اس سے صرف نظر کر کے مساوات کا یہ معنی لیا جائے کہ عورت و مرد میں فطری و طبعی لحاظ سے کوئی فرق نہیں اور ہر وہ کام جو مرد کریں، وہی کام ان کے شانہ بشانہ ہو کر عورتیں بھی کریں تو اس قسم کی مساوات کا نہ اسلام قائل ہے اور نہ ہی اس کا قیام ممکن ہے۔

اور اگر اسے ممکن بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ فطرت کے خلاف ایک ایسی جنگ ہو گی جس کا نتیجہ معاشرتی نظام کی تباہی کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔

❸ "حجاب" عورتوں کی آزادی سلب کر کے ان کو قید کرنے کے مترادف ہے جو ان کو شناخت سے محروم کر کے ان کا وقار چھین لیتا ہے۔ جس سے وہ سماجی زندگی سے کٹ جاتی ہیں۔

جائزہ:

فرانس کا یہ موقف اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کی اور زبردست مغالطہ کی وجہ سے ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان حجاب اور حد بندی کا جو تصور ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کی دنیا مردوں سے بالکل الگ اور مختلف ہے۔؟ اگر ایسا ہوتا تو حجاب کے احکام شریعت میں نہ ہوتے، قرآن کریم نے عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی نہیں لگائی، بلکہ عورت کو زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے نکلنے پر منع کیا گیا۔[44]

اور ضرورت کے وقت گھر سے نکلنے کی اجازت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ))[45]

"تحقیق تمہیں اپنی حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔"

اور اس حکم کو عورت کے لیے "قید" قرار دینا، غلط فہمی ہے۔ اس لیے کہ انسان کو معاشرے میں مکمل آزادی سے جینے کا حق نہیں دیا گیا۔ اسے زندگی میں ہر قسم کی آزادی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حاصل نہیں ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ اس کی آزادی کو محدود آزادی کہا جائے جس سے کسی دوسرے کی آزادی بھی متاثر نہ ہو اور وہ اپنے دین اور اس کی تعلیمات سے بھی دور نہ ہو۔کیایورپین ممالک میں اتنی آزادی ہے کہ جو شخص اپنی مرضی سے جو چاہے کرے؟کوئی شخص جیسے چاہے دوسروں کے حقوق کو متاثر کرے؟جہاں چاہے گاڑی راستے کے درمیان میں کھڑی کردے؟یا ایسی جگہ جہاں پارکنگ منع ہو ،اور روڈ پر مقررہ رفتار سے تیز گاڑی چلائے؟وغیرہ ذالک اسی قسم کی بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں۔کہ مطلقا اور مکمل آزادی دنیا کے کسی ملک ومعاشرے میں نہیں ہے۔لیکن یہ محدود آزدی ہے جو ہر شخص کو حاصل ہے کہ وہ کام اپنی مرضی سے کیا جاسکتا ہے جس سے کسی دوسرے کی آزادی متاثر نہ ہو،اگر کسی شخص کی آزادی متاثر ہو تو اس کام سے فوری روک دیا جائے گا۔اور یہ کہا جائے گا کہ آپ کو حق نہیں کہ آپ دوسروں کے حقوق متاثر کریں۔اسی طرح اسلام نے مرد وعورت کو محدود آزادی دی ہے ایسے کام یا امور جن سے دوسروں کو یا خود اپنا نقصان ہو منع کیا ہے۔حدیث میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)) [46]

”نہ نقصان اٹھانا ہے اور نہ نقصان پہنچانا ہے۔“

وہ خاتون جو بناو سنگھار کرکے بے حجاب ہوکر پبلک مقامات پر آتی ہے اور اپنے پوسیدہ حسن کو دوسروں پر ظاہر کرتی ہے۔اس کا یہ عمل مردوں کے لئے تحریک کا سبب بنتا ہے، اور ان میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے کا باعث ہے۔لہذا اگر عورتوں سے کہا جائے کہ وہ اپنے حسن مظاہر کا یا اپنی زیب کو عیاں نہ کریں تو یہ چیز ان کو قید کرنا نہیں ہے۔

باقی حجاب سے مقصود عورت کو شناخت اور اس کے وقار سے محروم کرنا نہیں ہے۔

حجاب کی حد بندی دراصل بے راہ روی کی روک تھام کے لیے ہے یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور اس سے بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔اس سے یہی ایک مسئلہ پیدا نہیں ہوتا کہ ایک

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نوجوان لڑکی یا نوجوان لڑکا بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ تو بالکل ابتدائی چیز ہے اور شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اولاً اس کا نقصان انفرادی ہے لیکن اس کا سلسلہ خاندانوں تک پہنچتا ہے۔ بے روک ٹوک اور بے لگام روابط خاندانوں اور معاشروں کے لئے "سم قاتل" کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں اور معاشروں کا دار و مدار باہمی تعاون وتناصر اور مرد و عورت کے صاف ستھرے اور جائز تعلقات پر مبنی ہے۔ اگر مرد و عورت کے تعلقات کسی غلط ذریعہ سے قائم ہوں اور وہ ناجائز راستوں سے تسکین حاصل کرنے لگیں تو خاندان اور معاشرے کی محکم بنیادیں ہل کر رہ جائیں، اور ان کی وہی درگت ہو گی جو آج بد قسمتی سے مغربی دنیا بالخصوص شمالی یورپ کے ممالک اور امریکا میں ہوئی ہے۔ جہاں کسی قسم کے حجاب کا تصور نہیں، ہر طرف لطف اندوی، ہیجان خیزی اور شہوت پرستی کی لذیب اندوری کا ساماں ہو رہا ہے۔ اور ایسے اقدامات کی حوصلہ افرائی کی جارہی ہے جو جنسی ہیجان کا باعث بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بے راہ روی بڑھتی جارہی ہے۔

فرانس میں حجاب پر پابندی کے اثرات

فرانس کے حجاب پر پابندی لگانے سے درج ذیل اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

❶ مغرب میں جہاں ایک طرف حجاب کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے، وہیں دوسری طرف مسلم، غیر مسلم اور نو مسلم خواتین کا حجاب سے رشتہ و تعلق مضبوط ہوتا جارہا ہے، بلکہ خود فرانسیسی خواتین، جن میں اسلام کی پیاس اور کشش پہلے سے موجود ہے حجاب کی جانب مائل ہو رہی ہیں۔

اور یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ حجاب کی مخالفت کے نتیجے میں دنیا بھر میں حجاب و حیاء کے بارے میں شعور و بیداری اور اس کی پاسداری کا عزم و ولولہ نہ صرف ایک تحریک کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے۔ بلکہ حجاب وحیاء کی تحریک مزید مستحکم و توانا ہو رہی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

❷ حجاب کے خلاف قانون کی منظوری سے فرانسیسی پارلیمنٹ کے فیصلے نے نہ صرف یہ ثابت کر دیا ہے کہ یورپ و مغرب اسلام اور انسانی حقوق کے دشمن ہیں بلکہ اس فیصلے کے مستقبل میں دوررس مضمرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ حجاب پر پابندی کے نتیجے میں فرانسیسی حکومت کے خلاف نفرت اور اشتعال میں اضافہ ایک فطری امر ہے۔ دنیا بھر میں فرانس ایک اسلام دشمن ملک کی حیثیت سے جانا پہچانا جائے گا۔

❸ اس پابندی کی وجہ سے جہاں یورپ کی سماجی اور معاشرتی ساکھ متاثر ہورہی ہے، وہیں دوسری جانب یورپ کو اس کا معاشی خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا، کیونکہ یورپ نے یہ پابندی نہ صرف یورپی خواتین پر نافذ کی ہے بلکہ جو خواتین سیاح کی حیثیت سے یورپ آئیں گی، یا جو خواتین باپردہ یورپ میں داخل ہوں گی وہ اس نئے قانون کی زد میں آئیں گی۔ حجاب پر پابندی کے قانون کے اطلاق سے یورپ کو جو معاشی نقصان ہوگا اس کا اعتراف ٹریول کمپنیوں نے بھی کیا۔

گلف سے وابستہ ٹریول کمپنی نے بتایا ہے کہ

> " فرانس میں ہزاروں سیاح مشرق وسطیٰ سے آتے ہیں، وہ سیاح اب یہاں کا رخ نہیں کریں گے۔"[47]

اور رینٹ ٹریولز نے کہا:

" کہ مسلمان اپنے نجی معاملات خصوصاً اپنے گھر کی خواتین کے حوالے سے بہت حساس ہوتے ہیں اور جب انہیں اس بات کا خدشہ ہوگا کہ ان کی خواتین کو اب یورپ میں ہراساں کیا جائے گا تو وہ یورپ آنے کے بجائے کہیں اور جانے کو ترجیح دیں گے، جہاں انہیں بغیر کسی خوف کے تفریح کے مواقع میسر آسکیں۔" ٹریول کمپنیوں کے تجزیے کے مطابق مشرق وسطیٰ کے لوگوں کے لیے برطانیہ کے بعد فرانس دوسرا بڑا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفریحی مقام ہے اور پیرس کے بازاروں اور تفریحی مقامات پر باپردہ خواتین اکثر دیکھی جاتی ہیں۔[48]

بہرکیف ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے۔جو بسااوقات مثبت اثرات کی بجائے منفی اثرات مرتب کرتاہے۔فرانس کی حالیہ "حجاب" پر پابندی سے نہ صرف فرانس کے حوالہ سے منفی اثرات مرتب ہونگے بلکہ عمومی طور پر یورپ کی سیاسی اور سماجی ومعاشی ساکھ بھی متاثر ہوگی جو کہ خود ان کے حق میں نقصان دہ ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام دین فطرت ہے۔اس کی تعلیمات تمام انسانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔اسلام نے جس طرح زندگی کے مختلف شعبوں کے لیے نہایت مفید اور کارآمد احکام دیے ہیں اسی طرح نظام عفت وعصمت کو بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔اسی سلسلہ میں احکامات حجاب دیے گئے ہیں۔جن پر عمل درآمد کرانے کا مقصد عورتوں کو قید کرنا یا ان کی آزادی سلب کرنا نہیں ہے۔بلکہ انہی کی زندگی کو تحفظ دیناہے۔

اسلام میں حجاب کا حکم معاشرے میں مرد اور عورت کے درمیان غیر ضروری اختلاط سے روکنے کے لیے ہے۔کیوں کہ مرد وعورت کی بلاوجہ قربت اور بے مقصد میل جول معاشرتی زندگی کے لیے نقصان دہ ہے۔اس حکم حجاب سے اسلام معاشرتی زندگی کو پاکیزہ بنانا چاہتا ہے ۔اس لیے کہ بے پردگی جہاں عورتوں کے لیے نقصان ہے وہیں پر معاشرہ میں کام کرنے والے مردوں کے افکار میں انتشار کا سبب ہے ۔ان کی سوچنے وسمجھنے کی صلاحیتیں متاثر ہونگی اور وہ اپنے اصل کام اور مقصد سے بھٹک کر فضول اور غلط راستوں پر چل پڑیں گے ۔یورپ میں حجاب کے خلاف جو غلط باتیں پھیلائی جارہی ہیں ان کا مقصد اسلام کے قریب آنے والوں کو دور کرنا ہے ۔اور فرانس نے جن بنیادوں پر حجاب کے خلاف قانون سازی کی ہے وہ اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ہے اوراس سلسلہ میں اسلام کے بارے میں غلط باتیں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

منسوب کرنا خلاف حقیقت ہے۔اسلامی تعلیمات روز روشن کی طرح واضح ہیں جن کا غیر جانبدارانہ مطالعہ اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات کا خود جواب دیدیتا ہے۔بہر کیف معاشرتی زندگی کو پاک اور محفوظ وصحت مند بنانے لیے احکامات حجاب کی پاسداری ضروری ہے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] http://www.islamtimes.org/vdccomqi.2bq0o87ca2.html(Friday 30 April 2010)

[2] http://www.tebyan.net/index.aspx?pid=154055(31-01-2011)

[3] http://www.itdunya.com/showthread.php?t=211715(18th July 2010)

[4] http://www.islamtimes.org/vdcewo8w.jh8nniqdbj.html (16/05/2011)

[5] http://www.islamtimes.org/vdccomqi.2bq0o87ca2.html(Friday 30 April 2010)

[6] http://www.arynews.tv/urdusite/newsdetail1.asp?nid=50423(12/10/2010)
http://www.islamtimes.org/vdcjvxex.uqemtzl3fu.html(10-12-2010)

[7] http://www.erfan.ir/article/article.php?id=16889(Wednesday 01st 2011)

[8] http://khabrain.net/frmPrint.aspx?KBR_ID=3378&Cat=CAT-02(07/05/2011)

[9] http://www.bbc.co.uk/urdu/world/2010/02/100203_france_citizenship_zee.shtm(03/02.2010)

[10] http://urdu.aaj.tv/national/2011/04/11/100365_1_story.html

[11] http://khabrain.net/frmPrint.aspx?KBR_ID=3378&Cat=CAT-02(07/05/2011)

[12] http://www.bbc.co.uk/urdu/world/2010/02/100203_france_citizenship_zee.shtm(03/02.2010)

[13] http://www.jasarat.com/unicode/detail.php?category=8&coluid=2024(07/05/2010)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

[14] http://search.jang.com.pk/details.asp?nid=362069 (07/05/2011)

[15] http://www.islamtimes.org/vdccmmqi.2bqpx87ca2.html (12/05/2011)

[16] http://www.akhbaroafkar.com/print.asp?lang=&cMode=pr&aid=1938

[17] طاہر القادری،ڈاکٹر،اسلام میں انسانی حقوق،لاہور،منہاج القرآن پبلیکیشنز،جولائی 2010ء،صفحہ 126

[18] http://www.tebyan.net/index.aspx?pid=154055(31-01-2011)

[19] گوہر رحمان،مولانا،اسلامی سیاست،مردان،مکتبہ تفہیم القرآن،2002ء،صفحہ 88

[20] http://www.tebyan.net/index.aspx?pid=154055(31-01-2011)

[21] Ibid

[22] Ibid

[23] جس کی تفصیل،سید ابو الاعلی مودودیؒ کی کتاب "پردہ"اور سید ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب "اسلام میں عورت کادرجہ اور اس کے حقوق و فرائض" (ناشر، مجلس نشریات ناظم آباد کراچی)میں دیکھی جاسکتی ہے۔

[24] ابوسجستانی، سلیمان بن اشعث، ا اسد ب ب، بیروت، دارالفکر،(س ن)جلد1، صفحہ 61

الترمذی، ابوعیسی محمد بن موسی، السنن، بیروت، داراحیاء التراث العربی(س ن) جلد1، صفحہ 190

[25] ابن قیم، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر، اعلام الموقعین، بیروت، ادالجیل، 1973ء جلد1، صفحہ 201

[26] ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی، فتح الباری، دارالمعرفت، بیروت، 1379ھ، جلد1، صفحہ 254

[27] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم مصری، البحر الرائق، بیروت، دارالمعرفت،(س ن)جلد1، صفحہ 45

[28] شامی، محمد امین، علامہ، حاشیہ ابن عابدین، بیروت دارالفکر1386ھ، جلد1، صفحہ 145

عطیہ بن محمد سالم، شرح بلوغ المرام، (کتاب الحج۔ باب صفۃ الحج ودخول مکۃ) ناشر(نامعلوم)(س ن

[29]) جلد181، صفحہ ا

[30] العادیات:8

[31] الاسراء:70

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

[32] الاعراف:27

[33] الاعراف:35

[34] الاعراف:172

[35] النحل:59،58

[36] التکویر:9،8 9

[37] آل عمران:195

[38] النساء:124

[39] المائدہ:38

[40] آل عمران:14

[41] مسلم بن حجاج، امام، الصحیح، بیروت، داراحیاء التراث العربی، (س ن) جلد2، صفحہ 1021

[42] الاحزاب:59

[43] الاحزاب:33

[44] الاحزاب:33

[45] مسلم، الصحیح، جلد4، صفحہ 1709

[46] مالک بن انس، ابوعبداللہ، امام، موطا، دمشق، دارالقلم، 1413ھ، جلد3، صفحہ 224

احمد بن حنبل، امام، مسند، قاہرہ، موسسہ قرطبہ، (س ن) جلد1، صفحہ 313

[47] http://www.islamtimes.org/vdcewo8w.jh8nniqdbj.html (Sunday 16 May 2010)

[48] Ibid

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.